www.KitaboSunnat.com

نہ ہوگا، کیوں کہ وہ محدثین میں سے نہیں ہیں اور نہ انہوں نے مخرجین میں سے کسی کی طرف اس حدیث کی سند و نسبت بیان کی ہے[۸]"

علامہ شیخ اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحیؒ (م ۱۱۶۲ھ) نے "کشف الخفاء و مزیل الالتباس عما اشتہر من الاحادیث علی السنۃ الناس[۹]" میں ملا علی القاریؒ کی مذکورہ بالا عبارت نقل کرتے ہوئے ان سے اتفاق ظاہر کیا ہے۔ علامہ محمد درویش حوت البیروتیؒ "اسنی المطالب فی احادیث مختلفۃ المراتب" میں فرماتے ہیں: "اس کی کوئی اصل نہیں ہے[۱۰]" شاہ عبدالعزیز دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) اس روایت کو عقل و شریعت اور قواعدِ شرعیہ کے خلاف قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "واضح رہے کہ حدیث کے موضوع اور راوی کے جھوٹے ہونے کی چند علامات ہیں (پھر پانچویں علامت یہ لکھی ہے کہ) "روایت عقل و شریعت کے مقتضیٰ کے خلاف ہو اور قواعدِ شرعیہ اس کی تکذیب کرتے ہوں، جیسے قضائے عمری یا اسی قسم کی اور باتیں[۱۱]۔ الخ"

مولانا عبدالحی لکھنویؒ فرماتے ہیں: "ملا علی قاریؒ نے اپنی موضوعات الصغریٰ والکبریٰ میں اسے قطعی باطل قرار دیا ہے (اس کے بعد ملا علی قاریؒ کی مندرجہ بالا مکمل عبارت نقل فرماتے ہیں، پھر تھوڑا آگے چل کر مزید تحریر کرتے ہیں:) میں نے اوراد و وظائف کی کتب میں مختلف، مختصر اور مطول الفاظ کے ساتھ پائی جانے والی اس حدیث کے وضع کیے جانے کے اثبات میں دلائلِ عقلیہ و نقلیہ کو جمع کرتے ہوئے ایک مستقل رسالہ بعنوان: "ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعۃ رمضان" لکھا ہے جو لائقِ مراجعت ہے[۱۲]" علامہ شیخ محمد ناصر الدین

---

[۸] الاسرار المرفوعۃ للقاری ص ۲۴۲ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۵ء والمصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع للقاری ص ۳۵۸

[۹] کشف الخفاء للعجلونی ج ۲ ص ۳۵۷ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۹۸۵ء

[۱۰] اسنی المطالب للحوت بیروتی ص ۳۰۵ طبع دار الکتاب العربی بیروت ۱۹۸۳ء

[۱۱] العجالۃ النافعہ للشیخ دہلوی بحوالہ الآثار المرفوعۃ للکنوی ص ۸۵ و مذہبی داستانیں اور ان کی حقیقت از حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی ج ۱ ص ۸۵ طبع انجمن اسوۂ حسنہ پاکستان ۱۹۸۶ء

[۱۲] الآثار المرفوعۃ للکنوی ص ۸۵-۸۶ وکذا فی الرسالہ ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعۃ رمضان للشیخ لکنوی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البانی حفظہ اللہ نے ملا علی القاریؒ اور ابوالحسنات لکھنویؒ کی مندرجہ بالا تنقیدی عبارات کو نقل فرمانے کے بعد اس حدیث کو "موضوع بلکہ باطل" قرار دیا ہے۔[۱۳]

پس ثابت ہوا کہ جمعۃ الوداع کے دن قضائے عمری کا افسانہ قطعی غلط اور بے بنیاد ہے۔ علمائے حنفیہ کی بعض کتب میں اس کا تذکرہ اُمت کے لیے کسی طرح حجت نہیں بن سکتا۔ کیونکہ مشہور امر ہے کہ ہمارے فقہاء احادیث کی پرکھ اور نقلِ اخبار میں انتہائی متساہل واقع ہوئے ہیں، اسی باعث فقہ کی شاید کوئی بھی ایسی کتاب موجود نہ ہو جسے ضعیف اور موضوع احادیث سے پاک کہا جا سکے۔ اس تلخ حقیقت کا اعتراف خود مولانا ابوالحسنات عبدالحئی حنفی لکھنویؒ نے فقہ حنفی کی کتب کے مراتب، اور اُن میں سے کن کتب پر اعتماد کیا جائے اور کن پر نہیں؟ بیان کرتے ہوئے ان الفاظ میں کیا ہے:

"ہم نے مصنفات کی ترتیب کا جو ذکر کیا ہے تو وہ بحسبِ مسائلِ فقہیہ ہے، بحسبِ احادیثِ نبویہ نہیں ہے۔ کیونکہ کتنی ایسی معتمد کتب ہیں جن پر ہمارے فقہاء نے اعتماد کیا ہو اور وہ احادیثِ موضوعہ سے پاک بھی ہوں؟ یہی حال فتاویٰ کا بھی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہمیں چنداں وسعتِ نظر سے کام لینا چاہیئے، کیونکہ ان مصنفات کے تصنیف کنندگان، ہو سکتا ہے (علم فقہ میں) کاملین ہوں، لیکن (حق یہ ہے کہ وہ) نقلِ اخبار میں متساہل تھے۔ الخ!"[۱۴]

علامہ عبدالحئی لکھنویؒ کی اس فیصلہ کن عبارت کے ساتھ ہی ہم اپنا یہ مضمون ختم کرتے ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ!

۱۳؎ صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ص ۱۵

۱۴؎ النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر للعلامۃ اللکنوی ص ۱۲۲-۱۲۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقالات

مولانا عبدالواحد اعوان گکھڑوی

قسط ۲ (آخری)

معجزہ

کسی نبی یا رسول کے اپنے اختیار میں نہیں!

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھی جب دریائے قلزم کے پار میدانِ تیہ میں اترتے ہیں، تو پیاس ان کو آستاتی ہے۔ وہ موسیٰ ؑ سے پانی کے طالب ہوتے ہیں۔ اس پر آپ ؑ، اللہ رب العزت سے پانی کے حصول کی استدعا کرتے ہیں ـــ قرآنِ مجید نے یہ واقعہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

"وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ!" (البقرۃ : ۶۰)

"اور جب موسیٰ ؑ نے اپنی قوم کے لیے (اللہ رب العزت سے) پانی مانگا تو ہم نے فرمایا کہ اپنا عصا پتھر پر ماریئے، (انہوں نے عصا کو پتھر پر مارا) تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر (کے پانی پی) لیا۔ (ہم نے حکم فرمایا کہ اللہ کی دی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو مگر زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا!"

یہاں بھی حضرت موسیٰ ؑ نے ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ "گھبراؤ نہیں، میرا عصا میرے پاس ہے، تمہیں پانی کی ضرورت پیش آگئی ہے تو میں ابھی اسے پتھر پر مار کر تمہارے لیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی مہیا کئے دیتا ہوں!" ۔۔۔ نہیں، بلکہ قوم کے اس مطالبہ پر آپؑ نے اپنا دستِ سوال اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پھیلایا، جس کے جواب میں آپؑ کو عصا پتھر پر مارنے کا حکم ہوا۔ اور یوں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے پتھر میں سے پانی رواں کر دیا!

اس واقعہ سے بھی روزِ روشن کی طرح یہ عیاں ہے کہ اس معجزہ کے بھی حقیقی فاعل اللہ رب العزت تھے، نہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنا یہ ذاتی کمال تھا! ۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ معجزہ کا صدور کسی نبی یا رسول کے ہاتھوں اسی وقت ممکن ہے، جب اسے واقع ہونے کے لیے حکمِ خداوندی ملے۔ ورنہ اگر یہ معجزات حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی کمالات و اختیارات باور کر لیے جائیں، تو اولاً تو یہ نظریہ قرآنِ کریم کے بیان کردہ حقائق کے خلاف ہے، ثانیاً اس طرح خالق و مخلوق میں فرق کیا باقی رہا؟ اور پھر شرک آخر کس بلا کا نام ہے؟ جس کی تردید سے پورا قرآنِ مجید بھرا پڑا ہے اور قرآنِ کریم نے اسے ناقابلِ معافی جرم بتلایا ہے۔

عیسائیوں کو بھی یہی ٹھوکر لگی تھی کہ انہوں نے حضرتِ عیسیٰؑ کے معجزات کو دیکھ کر انہیں "ابن اللہ" کہنا شروع کر دیا ۔۔۔ لیکن تعجب تو ان مسلمانوں پر ہے جو قرآنِ مجید پر ایمان رکھنے کے باوجود، حضرت عیسیٰؑ کو عطا ہونے والے انہی معجزات کے حوالے سے اولیاء اللہ تک کے تصرفاتِ امور پر سند لاتے اور یوں خلقِ خدا کو شرک کے مہیب گڑھوں میں بلا دریغ دھکیلتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ قرآنِ کریم کے جس جس مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنے والے معجزات کا تذکرہ موجود ہے، وہیں ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ نے "بإذن اللہ" یا "بإذني" کی قید ضرور لگائی ہے۔ تاکہ کوئی آدمی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ مردوں کو زندہ کرنا اور مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو شفاء عطا کرنا خود حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کے اپنے اختیار میں تھا۔

درج ذیل آیاتِ قرآنی ملاحظہ ہوں:

"وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُّؤْمِنِيْنَ ۔" (آل عمران : ۴۹)

"اور (حضرت عیسیٰؑ) بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر (ہو کر جائیں گے اور کہیں گے) کہ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ اور وہ یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت بشکل پرند بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے (سچ مچ) جانور ہو جاتا ہے۔ اور اندھے اور ابرص کو تندرست کر دیتا ہوں۔ اور خدا کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں۔ اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو، سب تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اگر تم صاحبِ ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے لیے (قدرتِ خدا کی) نشانی ہے!"

سورۃ المائدۃ میں ارشاد ہوا:

"إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ م إِذْ أَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ج وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ ج وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِإِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِيْ ج وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِإِذْنِيْ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۔"

(المائدۃ : ۱۱۰)

"جب خدا تعالیٰ (عیسیٰؑ سے) فرمائیں گے کہ اے عیسیٰؑ بن مریم، میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کئے۔ جب میں نے روح القدس (یعنی جبرئیل) سے تمہاری مدد کی۔ تم جھولے میں اور جوان ہو کر لوگوں سے گفتگو کرتے تھے۔ اور جب میں نے تم کو کتاب اور حکمت اور تورات و انجیل سکھائی۔ اور جب تم میرے حکم سے مٹی کا جانور بنا کر اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتا تھا۔ اور مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے چنگا کر دیتے تھے، اور مُردے کو (زندہ کر کے قبر سے) نکال کھڑا کرتے تھے۔ اور جب میں نے بنی اسرائیل (کے ہاتھوں کو) تم سے روک دیا، جب تم ان کے پاس کھلے نشان لے کر آئے تو جو ان میں سے کافر تھے، کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے!"

مذکورہ بالا آیات اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام مافوق العادت امور کو "بِاِذْنِیْ" اور "بِاِذْنِ اللّٰہِ" کے ساتھ مقید کر کے یہ تبلایا ہے کہ ان میں اصل کارفرما قدرت و اختیار اللہ رب العزت کا تھا ۔۔۔ چنانچہ ایک سچے مسلمان کا عقیدہ یہی ہونا چاہیئے کہ عیسیٰ بن مریم نہ خدا ہیں نہ خدا کا جزو! ۔ آپؑ خدا کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں اللہ رب العزت نے اپنی قدرت کاملہ سے بن باپ کے پیدا کیا، پالنے میں آپؑ کو بولنے کی توفیق بخشی، اور آپؑ کو آپؑ کے وقت کے مناسب حال معجزات عطا فرمائے۔ حتیٰ کہ جب بنی اسرائیل آپؑ کو قتل کرنے کے درپے آزار ہوئے تو اللہ رب العزت نے آپؑ کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا۔ اور آج بھی آپؑ چوتھے آسمان پر بقید حیات ہیں۔ قرآن مجید نے آپؑ کو قیامت کی ایک نشانی تبلایا ہے۔ چنانچہ آخر زمانہ میں قریب قیامت آپؑ زمین پر نزول فرمائیں گے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں اپنے دینی فرائض انجام دیں گے۔ پھر بالآخر آپؑ کو بھی اسی طرح موت آئے گی جس طرح سابقہ تمام انبیاء و رسل (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو آئی۔ اور ایک روایت کے مطابق آپؑ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں دفن ہوں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپؑ کے ہاتھوں مادر زاد اندھے اور کوڑھی صرف اللہ رب العزت کے حکم سے صحتمند اور شفایاب ہوتے تھے، اسی طرح جو مردے آپؑ کے ہاتھوں زندہ ہوتے تھے، وہ بھی آپؑ کے اپنے حکم، اختیار اور قدرت و طاقت سے زندہ نہ ہوتے تھے۔ ہاں یہ صرف اور صرف "اذن ربی" تھا۔ ورنہ جس طرح آپؑ اپنی والدہ کو زندہ نہ کر سکے، اپنے حواریوں کو موت سے نہ بچا سکے، اسی طرح خود آپؑ بھی اپنے تئیں نہ موت سے بچا سکیں گے اور نہ ہی موت کے بعد دوبارہ اپنے آپ کو اس دنیا میں زندہ کر سکیں گے۔ کہ مردوں کو زندہ کرنا، یا زندہ کو موت دینا صرف اللہ رب العزت کے دائرۂ اختیار میں ہے، جو ہمیشہ سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے اور جسے کبھی بھی نہ موت آئے گی، نہ زوال! ــــ اس کے برعکس جو خود مخلوق ہے، جس کی تخلیق خدا کے حکم سے ہوئی اور اپنے وقتِ معین پر موت اسے بھی آکر رہے گی ــ بالفاظِ دیگر جو خود اپنی زندگی اور موت کا مختار نہیں، وہ کسی دوسرے کی حیات و ممات پر کس طرح مالک و مختار اور قادر ہو سکتا ہے؟

سورۃ المائدہ ہی میں حضرت عیسیٰؑ سے متعلق ایک اور واقعہ بھی مذکور ہے، اور اسی واقعہ کی مناسبت سے اس سورۃ کا نام "سورۃ المائدہ" ہے ــــ واقعہ یوں ہے کہ آپؑ کے حواریوں نے آپؑ سے کہا، "اے عیسیٰؑ، کیا آپ کا خدا اس پر قادر ہے کہ ہم پر آسمان سے (ایک پکے پکائے طعام کا) خوان نازل کرے؛ تاکہ ہم اس میں سے کھائیں اور یوں ہم جان لیں کہ آپ نے ہم سے جو کچھ بھی کہا ہے، سب سچ ہے؟ ــــ تو اس کے جواب میں حضرت عیسیٰؑ نے از خود یہ خوان انہیں مہیا نہیں کر دیا ــ بلکہ قرآنِ مجید نے بیان فرمایا کہ آپؑ نے اس خوان کے نزول کی درخواست اللہ رب العزت سے کی ــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔" (المآئدۃ: ۱۱۴)

"(تب) عیسیٰ بن مریمؑ نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار، ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما کہ ہمارے لیے (وہ دن) عید قرار پائے، یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں (سب) کے لیے۔ اور وہ تیری طرف سے نشانی ہو۔ اور ہمیں رزق عطا فرما کہ تو بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے!"

آسمان سے پکے پکائے طعام کے اس خوان کا نزول بھی یقیناً ایک معجزہ تھا۔ اور قرآنِ مجید نے یہ واضح فرما دیا کہ اس کے نزول کے لیے حضرت عیسیٰؑ نے اللہ رب العزت سے استدعا کی، جسے شرفِ قبولیت حاصل ہوا ــــ یوں یہ واقعہ بھی ہمارے اس دعویٰ کا واضح ثبوت ہے کہ معجزہ کسی نبی یا رسول کے اپنے اختیار میں نہیں! قرآنِ مجید سے انبیائے سابقینؑ کے ان معجزات کے بیان کے بعد اب ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ان قرآنی آیات کا ذکر کرتے ہیں، جن میں براہِ راست یہ بیان ہوا کہ معجزہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا صدور صرف اور صرف اللہ رب العزت کے اپنے دائرۂ اختیار و قدرت میں ہے!

۱۔ چنانچہ مشرکین مکہ، جب آپؐ پر نازل شدہ قرآن مجید کی اعجازی آیات و سُوَر کی مثل نہ لا سکے، تو آپؐ سے عجیب و غریب فرمائشی معجزات کے طالب ہوئے۔ قرآن مجید نے ان کی تفصیل یوں بیان فرمائی ہے:

"وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۙ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۙ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاۗءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ قَبِيْلًا ۙ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَاۗءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۭ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا" (بنی اسرائیل: ۹۰ تا ۹۳)

"اور کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے، جب تک کہ (عجیب و غریب باتیں نہ دکھاؤ۔ یعنی یا تو) ہمارے لیے زمین سے چشمہ جاری کر دو۔ یا تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو اور اس کے بیچ میں نہریں بہا نکالو۔ یا جیسا تم کہا کرتے ہو، ہم پر آسمان کے ٹکڑے لا گراؤ اور یا خدا کو اور فرشتوں کو (ہمارے) سامنے لے آؤ۔ یا تمہارا سونے کا گھر ہو۔ یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ (واپسی میں اپنے ساتھ) کوئی کتاب نہ لاؤ، جسے ہم پڑھیں بھی! (ان تمام باتوں کے جواب میں اللہ رب العزت نے صرف یہ فرمایا کہ) آپؐ کہہ دیجئے، میرا رب پاک ہے (یہ تمام تر قدرتیں صرف اسی کو حاصل ہیں۔ اور جہاں تک میرا تعلق ہے تو) میں تو صرف ایک بشر ہوں پیغام پہنچانے والا!"

مذکورہ بالا آیاتِ قرآنی کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ تاہم مناسب ہو گا کہ اس موقع پر فرقہ بریلویہ کی تفسیر "کنز الایمان" کا ایک اقتباس یہاں درج کیا جائے، جو ہمارے دعویٰ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کے صفحہ ۴۲۲ پر حاشیہ ۱۹۶ کے تحت لکھا ہے:

"میرا (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا) کام اللہ کا پیام پہنچا دینا ہے اور میں نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچا دیا ہے۔ اب جس قدر معجزات و آیاتِ یقین و اطمینان کے لیے درکار ہیں، ان میں سے بہت زیادہ میرا پروردگار ظاہر فرما چکا۔ حجت ختم ہو گئی۔ اب یہ سمجھ لو کہ رسولؐ کے انکار کرنے اور آیاتِ الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے؟"

اس اقتباس سے یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبیوں اور رسولوں کا کام، لوگوں تک احکامِ خداوندی پہنچانا ہے۔ رہا ان کی نبوتوں اور رسالتوں کی تصدیق کے لیے ان انبیاءؑ و رسلؑ کے ہاتھوں معجزات و نشانات کا ظہور، تو یہ صرف اور صرف اللہ رب العزت کا کام ہے کہ ان تمام چیزوں کا خالق بھی وہی ہے اور مالک و مختار بھی وہی! ۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ جس قوم نے بھی اپنے کسی نبی یا رسول سے جب بھی کسی معجزہ، نشانی یا عذاب وغیرہ لانے کا مطالبہ کیا تو اس نبی اور رسول نے اس معاملہ میں اپنی بے اختیاری کا اظہار فرماتے ہوئے اسے کلی طور پر اللہ رب العزت کی قدرتِ کاملہ سے وابستہ کیا۔

۲۔ "وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ"

(الانعام: ۳۷)

"اور کہتے ہیں کہ اس (نبیؐ) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی ہے۔ آپؐ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ (ہی) نشانی اتارنے پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ لاعلم ہیں!"

۳۔ "وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ"

(الانعام: ۱۱۰)

"اور یہ لوگ خدا کی پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو وہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے۔ آپؐ فرما دیجئے کہ نشانیاں تو سب اللہ رب العزت ہی کے پاس ہیں۔ اور (مومنو) تمہیں کیا معلوم ہے (یہ تو ایسے بدبخت ہیں) کہ ان کے پاس نشانیاں آ بھی جائیں، تب بھی ایمان نہ لائیں!"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ